REGD. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جلد ۲ | ۲۶ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۲۳ محرم ۱۳۶۸ھ | ۲۶ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں۔ مورخہ ۲۸ نومبر بروز اتوار ساڑھے تین بجے بعد دوپہر رتن باغ میں لجنہ اماء اللہ کا پندرہ روزہ جلسہ منعقد ہوگا۔ بہنوں سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمادیں۔

دفاعِ پاکستان کیخاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئیے

چٹاگانگ کی بندرگاہ کو ہر ممکن ترقی دی جائیگی لیاقت علیخاں کی تقریر

چٹاگانگ ۲۵ نومبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے آج ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میرے موجودہ دورے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ چٹاگانگ کی بندرگاہ کو ترقی دینے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان کا خود جائزہ لے سکوں۔ آپ نے کہا میں اندرونی علاقوں کا دورہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اندرونی علاقوں کو آپس میں ملانے اور بندرگاہ کے ساتھ ان کا تعلق قائم کرنے کے لئے رسل و رسائل کے ذرائع کو ترقی دینے کی سخت ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت ترقی کی سکیموں میں پوری پوری مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ جلد سے جلد بندرگاہ کو ترقی دینے کی کوشش کی جائے گی۔

وزیر اعظم نے بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے لیکن دفاع محض سازوسامان سے نہیں ہوا کرتا اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے قلوب میں آزادی کی اہمیت اور اپنی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہر طرح کی قربانی کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔ اگر ہم یہ جذبہ پیدا کرلیں تو کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

آپ کی خدمت میں شہری دفاع کیلئے دو لاکھ دس ہزار روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ جیسور میں بھی اسی سلسلے میں ایک لاکھ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔

پاکستان کی حفاظت اسلام کی حفاظت کے مترادف ہے

کاکل ملٹری اکیڈیمی کے افتتاح کے موقعہ پر گورنر جنرل کا فوج سے خطاب

کاکل ۲۵ نومبر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان آج صبح قریباً گیارہ بجے کاکل ملٹری اکیڈیمی کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ اس موقعہ پر تین کمپنیاں سلامی کرتی ہوئی آپ کے سامنے سے گذریں۔ سب سے آگے طارق کمپنی تھی۔ خالد کمپنی کو اس سال کی بہترین کمپنی ہونے کی بناء پر آپ نے قائد اعظم کا جھنڈا عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ میں پاکستان کی فوج سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ دو اعلیٰ مقاصد ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ ایک مقصد مملکت پاکستان کا تحفظ اور دفاع ہے اور دوسرا مقصد دُنیا میں اسلام کی فتح اور سربلندی ہے اسلام کی تمدنی روایات کا سنگ بنیاد آج سے چودہ سو سال قبل رکھا گیا ان عظیم الشان روایات پر ہم سب کو فخر ہے ان روایات کے تقاضوں کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ اور انہیں پوری شان و شوکت کے ساتھ قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش کرو۔ پاکستان مسلمہ طور پر دُنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے لہذا یہ بات کبھی بھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ پاکستان کی حفاظت دراصل اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے مترادف ہے گورنر جنرل نے بین الاقوامی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اتحادی اقوام کی انجمن بدقسمتی سے ابھی تک ایک تیسری عالمگیر جنگ کے خوف کو دُور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ تو ہمیں امید کرنی چاہیئے۔ کہ اتحادی اقوام حالات پر قابو پالیںگی۔ تاہم ہمیں یہ بات نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ اسوقت عام طور پر دُنیا میں "جس کی لاٹھی اسی کی بھینس" کا اصول کارفرما ہے۔ اگر ہمیں زندہ رہنا ہے تو ہمیں لازماً اپنے تئیں طاقتور بنانا ہوگا۔ اور اپنی فوج کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔

خواجہ ناظم الدین نے ملٹری اکیڈیمی کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا اس کا مقصد فوج میں نظم و ضبط ملک سے وفاداری اور ملک پر جان قربان کرنے کے جذبہ کو اعلیٰ بنیادوں پر قائم کرنا ہے۔ آخر میں گورنر جنرل نے عباس نام ایک زیر تربیت افسر کو اپنے ہاتھ سے ایک تلوار عطا کی یہ تلوار مغل شہنشاہ شاہ جہان کی ایک تاریخی تلوار کے نمونہ پر تیار کی گئی تھی۔

پاکستان میں ہندوستان ٹائمز کا داخلہ بند کردیا گیا

کراچی ۲۵ نومبر۔ پاکستان کی وزارت داخلہ نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ چھ ماہ کے لئے دہلی کے انگریزی اخبار ہندوستان ٹائمز کا داخلہ پاکستان میں بند کر دیا گیا ہے۔ یہ اقدام اخبار نویسوں کی کمیٹی کے مشورہ سے اسلئے کیا گیا ہے کہ ہندوستان ٹائمز قیام پاکستان سے لیکر اب تک برابر پاکستان کے خلاف زہر اُگلتا رہا ہے۔ گو انڈین یونین کے پاکستان کے دس اخبارات کا داخلہ بند کیا ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کی پالیسی اب بھی یہی ہے کہ خبروں کے آنے جانے میں حتی الامکان کوئی رُکاوٹ پیدا نہ کی جائے۔

حیدر آباد کی فوجی حکومت کے تازہ اقدامات

حیدر آباد ۲۵ نومبر۔ حیدر آباد کی فوجی حکومت نے ان ۷۷ اصحاب کا سرمایہ روک لیا ہے جن کا تعلق گذشتہ حکومت کے ساتھ تھا۔ ان اصحاب کی فہرست میں میر لائق علی سابق وزیر اعظم۔ نواب معین نواز جنگ سابق وزیر خارجہ اور نواب زین یار سابق انسپکٹر جنرل کا نام بھی شامل ہے۔ فوجی حکومت نے حیدر آباد کے قریباً تمام اُردو اخبارات کی اشاعت روک دی ہے۔ ان اخبارات نے فوجی حکومت پر نکتہ چینی کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے مہاجرین بڑی تعداد میں بمبئی میں پاکستان آنے کے پرمٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چین کیحالت نازک ہوتی جارہی ہے

واشنگٹن ۲۵ نومبر مسٹر جارج مارشل نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ چین کی سرکاری فوجوں کی حالت نازک ہوتی جارہی ہے۔

کرنسی نوٹ عنقریب کراچی تیار ہوا کریں گے

ڈھاکہ ۲۵ نومبر اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین ان دنوں مشرقی بنگال بنکوں کا جائزہ لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ایک بیان میں آپ نے کہا امید ہے کہ جلد ہی پاکستان کے کرنسی نوٹ کراچی میں چھاپنے کے انتظامات مکمل ہوجائیں گے۔

پرمٹ سسٹم پر غور و خوض کرنے کیلئے دونوں حکومتوں کے نمائندوں میں کانفرنس

لاہور ۲۵ نومبر۔ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان پرمٹ سسٹم کے معاملے پر دوبارہ غور و خوض کرنے کیلئے ایک محکمانہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس جمعہ کو دہلی میں منعقد ہوگی۔ لاہور میں مقیم انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر پوری بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آج کسی وقت دہلی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ (نامہ نگار خصوصی)

خواجہ ناظم الدین کراچی پہنچ گئے!

کراچی ۲۵ نومبر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان گیارہ روز تک صوبہ سرحد کا دورہ کرنیکے بعد آج شام اپنے خاص طیارے میں کراچی پہنچ گئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا میں اس دورے سے بے حد متاثر ہوا ہوں میں نے ہر جگہ عوام میں پاکستان کے لئے سب کچھ قربان کردینے کا جذبہ پایا صوبہ سرحد کے لوگ پاکستان کے مستقبل پر محکم یقین رکھتے ہیں

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل
۲۶ نومبر ۱۹۴۸ء

طبقاتی جنگ کا حل

یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام انسان دولت پیدا کرنے میں یکساں نہیں ہیں بعض انسان دوسروں سے زیادہ، جسمانی اور دماغی محنت کر سکتے ہیں۔ اور دولت پیدا کرنے کی زیادہ سمجھ رکھتے ہیں۔ اگر یہ اختلاف نہ ہوتا۔ تو زندگی کی تمام دلچسپیاں ختم ہو جاتیں۔ اور یکسانی کی وجہ سے جینا دو بھر ہو جاتا ہے

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

لیکن اس کے باوجود ہر انسان کا حق ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جسمانی دماغی اور روحانی زندگی کے قیام کے لئے جو سامان پیدا کئے ہیں ان سے بقدر ضرورت تمتع کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں میں سے کم از کم اتنا حصہ ضرور پائے۔ جتنا کہ اس کی ضروریات کے لئے مکتفی ہو۔

اگر محض عام قانون قدرت اور دنیاوی عقل کو لیا جائے۔ تو جتنی دولت کوئی انسان پیدا کر سکتا ہے۔ اس کا حق ہے کہ وہ اسکو اپنے ذاتی فائدہ کے لئے استعمال کرے۔ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام اسی اصل پر قائم کیا گیا ہے۔ اور اس میں اتنا مبالغہ کیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ ہر انسان کو نظریہ جمہوریت کے رو سے دولت پیدا کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ مگر عملاً اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جو لوگ زیادہ سمجھدار اور دور اندیش اور تجارتی ہیر پھیر میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہیں وہ اتنی دولت سمیٹ لیتے ہیں کہ جو ان کی معمولی ضروریات سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس طرح آبادی کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا رہ جاتا ہے۔ جو صرف اتنا ہی کما سکتا ہے۔ جو اس کی روزانہ ضروریات کے لئے مشکل سے کافی ہوتا ہے۔ اور یا دو وقت کی روٹی بھی اسکو نصیب نہیں ہوتی سرمایہ دارانہ نظام کی زنجیروں نے اس طبقہ کو ایسا جکڑ دیا کہ وہ اس نظام کی بغاوت پر تل گیا۔ اسی اقتصادی نظام کی سختیوں کو محسوس کر کے اشتراکی نظریۂ حیات ایجاد ہوا۔ لیکن یہ نظریہ جوشِ انتقام میں دوسری انتہا تک جا پہونچا۔ اور آج ہم دونوں کو دست و گریباں دیکھ رہے ہیں۔

اگرچہ آج دولت کی تفاوت نے سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جنگ کی صورت اختیار کر لی ہے مگر یہ سوال دنیا میں پہلے بھی ان قوموں اور ملکوں میں پیدا ہو چکا ہے۔ جو انسانی حیات کے ارتقا کی بنیاد محض دنیاوی عقل پر رکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ ارسطو نے بھی اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ بعد غور و خوض بسیار وہ اسی نتیجہ پر پہونچا تھا کہ انسانوں میں دولت و ثروت کے لحاظ سے جو تفاوت ہے اسکو مٹانا ناممکن ہے۔ اسی خیال کے پیش نظر اس نے غلامی کو بھی جائز قرار دیا۔ اور طبقاتی اختلاف کو بھی تسلیم کر لیا۔ لیکن سوسائٹی میں توازن کے قیام کے خیال سے اس نے ذاتی ملکیت کو محض ایک امانت قرار دیا۔ یہ نظریہ صحیح تھا۔ لیکن چونکہ اس کے پیچھے مذہب کی اخلاقی قوت نہیں تھی۔ اس لئے کامیاب نہ ہو سکا۔

اسلام نے بھی اس مسئلہ کا وہی حل پیش کیا ہے۔ جس کا خواب ارسطو نے دیکھا تھا لیکن اسلام نے اس کو محض خیالی طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اس نے ایسے عملی طریقے بھی اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جس سے یہ اصول دنیا میں آسانی سے قائم کیا جا سکتا ہے۔ اصولاً قرآن کریم نے ان عملی طریقوں کے جواز میں جو بات کہی ہے وہ یہی ہے کہ دولت ایک خاص طبقے کے پاس جمع نہ ہونے پائے۔ اس مختصر سے نوٹ میں ہم ان طریقوں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتے۔ لیکن جو لوگ اسلامی تقسیم وراثت۔ زکوٰۃ۔ صدقہ۔ سود لینے کی ممانعت وغیرہ ہدایات کا غور سے مطالعہ کریں گے۔ ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اگر تمام دنیا ان طریقوں کو دل سے قبول کر لے۔ اور ان پر عمل پیرا ہو جائے۔ تو آج ہی سرمایہ داروں اور مزدوروں کی جنگ ختم ہو سکتی ہے۔

مسلمان اپنے عروج کے زمانہ میں ایک حد تک ان اصولوں پر کاربند رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود انسانوں میں کلی مساوات کا اصول تسلیم کرنے کے اسلامی عروج کے زمانہ میں مسلمانوں میں طبقاتی سوال بہت کم پیدا ہوا ہے گذشتہ غیر اسلامی دنیا میں اگر یہ کشمکش رونما نہیں ہوئی۔ تو اس کا سبب یہ تھا۔ کہ اعلےٰ طبقہ پست طبقوں کو بزور دبا کر رکھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کی ذہنیت ہی پست اور غلامانہ ہو گئی تھی۔ لیکن اسلامی سوسائٹی میں انسانی مساوات کے اصول کے زیر اثر ایسا ناممکن تھا۔ اس میں طبقاتی جنگ کے نہ پیدا ہونے کی وجہ یہی تھی۔ کہ دولت کی تقسیم کے جو بھی عملی اصول قرآن کریم نے مقرر کئے تھے۔ ان پر عمل کیا جاتا تھا۔

افسوس ہے کہ مغربی اور دوسرے باطل نظامہائے معاشرہ کے زیر اثر اب مسلمانوں نے ان اسلامی اصولوں کو ترک کر دیا ہے۔ اور شریعت اسلامیہ کی بجائے ملکی اور قومی رواجوں کے پابند ہو گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ صاف ہے کہ ہم بھی سرمایہ داری اور اشتراکی انتہائی اصولوں کے گورکھ دھندے میں گرفتار ہو گئے ہیں۔ اور بجائے اسلامی اصولوں کی طرف رجوع کرنے کے اور اس مسئلہ کا حل شریعت میں تلاش کرنے کے مغربی دانشمندوں کی بھول بھلیوں میں پڑ کر متحیر بنے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے نازک وقت میں دنیا میں بھیج کر ایک دفعہ پھر مسلمانوں کی توجہ اسلامی اصولوں کی طرف پھیر دی ہے۔ اور ایک ایسی جماعت کھڑی کی ہے۔ جو اسلامی اصولوں کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ جس کے متعلق اقبال کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ کہ اس زمانہ میں ٹھیٹھ اسلام کا نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جسے قادیانی جماعت کہا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی جماعت کو اسلامی اصولوں کی پابندی کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ وہاں آپ نے ان کو طوعی مالی قربانی کی بھی بے حد ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر "نظام نو" میں وضاحت کی ہے۔ ادارہ وصیت کے قیام سے جس کی بنیاد مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی اس اقتصادی نظام عالم کی ابتدا ہو گئی ہے۔ جو سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جنگ زرگری کو دنیا میں ختم کر دے گا۔ بے شک اس نظام کا ابھی بیج ہی بویا گیا ہے۔ اور ابھی ہم اس درخت کی وسعتوں کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جو اس بیج سے پیدا ہو کر اور نشو و نما پا کر اپنی پوری جوانی کو پہنچیگا لیکن ہمیں پوری پوری امید ہے کہ یہ ایک بہت بڑا درخت بن جائے گا۔ اسی طرح جس طرح بڑ کے ننھے سے بیج سے ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔

روسی عوام اپنی موجودہ حکومت سے مطمئن نہیں ہیں

فوج سے فرار ہونے والوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے

لنڈن ۲۵ نومبر۔ روس سے بھاگ کر آنے والے فوجی مفروروں نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ روسی عوام ۵ سالہ اسکیم سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کی پالیسی میں فوراً تبدیلی کر دی جائے یہ خبر لورپول پوسٹ کے نامہ نگار خصوصی نے دی ہے۔ جو کہ جرمنی کے روسی علاقے میں حالات کی تحقیقات کر رہا ہے۔

نامہ نگار کا کہنا ہے روس کی موجودہ حکومت سے اکتائے ہوئے لوگ سیاسی طور پر متذبذب ہیں اور مغربی ممالک کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء سے روس کی فوجوں سے آدمیوں کے بھاگنے کا مرض بڑھتا جا رہا ہے۔ نامہ نگار نے بالخصوص ایک روسی فوجی افسر کا حوالہ دیا ہے۔ جو حال ہی میں بھاگ کر آیا ہے۔ اور آجکل جرمنی کے امریکی علاقے میں خفیہ طور پر زندگی بسر کر رہا ہے (اسٹار)

غیر قانونی طور پر یہودیوں کو ہتھیار دینے کے متعلق لنڈن کے عرب دفتر کا تبصرہ

لنڈن ۲۵ نومبر۔ روسیوں اور یہودیوں کی دوستی کے متعلق بڑھتے ہوئے ثبوت کا جائزہ لیتے ہوئے لنڈن کے عرب دفتر کے بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ اس بات کے ثبوت مہیا ہو چکے ہیں۔ کہ اسرائیل کو جس قدر غیر قانونی طور پر اسلحہ پہونچایا گیا ہے۔ وہ روس کے زیر اثر چیکوسلواکیہ کے ملک سے پہونچایا گیا ہے۔ بلیٹن میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب سے دوسری جنگ کا خاتمہ ہوا ہے۔ اس وقت سے غیر قانونی طور پر فلسطین سے آنے والے یہودی وسطی اور مشرقی یورپ کے ممالک سے آ رہے ہیں۔ یہ لوگ جہازوں میں سفر کرتے رہے ہیں۔ جو روس کے زیر اثر بندرگاہوں سے روانہ ہوئے ہیں۔ بلیٹن میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ اس قسم کی امداد سے روس کو نہایت ہی اچھا موقعہ حاصل ہو جائے گا۔ اور وہ مشرق وسطیٰ میں داخل ہونے کے لئے اڈے حاصل کرے گا۔ امریکہ اور برطانیہ نے اس سے قبل روس کو یہ موقعہ کبھی نہیں دیا تھا۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ میں داخل ہو جائے۔ اور حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مفاد کی پرورش کرے۔ اب تک روس کو اس بات میں قطعی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کہ وہ عرب عوام کو اسلام سے دور کر کے اشتراکیت کا گرویدہ بنا سکے۔ اس لئے وہ اب یہودی حکومت کو آلۂ کار بنا کر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ (اسٹار)

عربوں اور یہودیوں کے درمیان مذاکرات کی افواہوں کی تردید

قاہرہ ۲۵ نومبر۔ عرب لیگ کے ایک افسر نے آج صیہونیوں کی اس افواہ کی تردید کی۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ بعض عرب ریاستوں اور نام نہاد اسرائیلی حکومت کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے ہیں (اسٹار)

خطبہ نمبر ۴۷

خطبہ جمعہ

بڑائی وہی ہے جو خدمتِ دین کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی دنیوی بڑائی ہماری جماعت میں بڑائی نہیں

تمام اعزاز اور تمام بڑائی اور تمام ترقی محض دین کے ساتھ وابستہ سمجھو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۸ء ـــ بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جس طرح انسانی جسم میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد زائد فضلے جمع ہو جاتے ہیں۔ جو کبھی قبض کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کبھی اسہال کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یا مکانوں اور چھتوں پر پانی کے نکاس کے راستے خراب ہو کر پانی جمع ہو جاتا۔ اور چھتوں میں موریاں ہونے لگتی ہیں۔ اسی طرح جماعتوں پر بھی مختلف اوقات میں ایسے حالات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح ایک

زندہ انسان

جسم کی کسی ایک کل کے درست ہونے سے اپنے تمام کام آپ ہی آپ نہیں چلا سکتا۔ بلکہ صبح و شام اس کی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح قوموں کے اخلاق بھی آپ ہی آپ درست نہیں ہو جاتے۔ بلکہ صبح و شام ان کی نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ

عجیب بات

ہے کہ فرد جس کی حیثیت قوم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ اس کی زندگی کے لئے تو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کہ صبح و شام نگرانی ہو۔ روزانہ اس بات کو دیکھا جاتا ہے۔ کہ آج صبح کیا پکائیں۔ اور شام کو کیا پکائیں۔ گرمی ہے تو باہر سوئیں یا سردی ہے تو اندر سوئیں۔ ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے۔ تو سر ڈھانک کر رکھیں۔ یا خشکی کا دورہ ہے تو سر کو کھلا رکھیں۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے تو سایہ میں چلیں۔ یا بارش برس رہی ہے تو چھت کے نیچے ٹھہریں۔ یا حبس ہے تو باہر نکل آئیں۔

صبح اور شام

ان باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے! بلکہ میں سمجھتا ہوں دن بھر میں انسان اپنے جسم کے متعلق پندرہ بیس دفعہ ضرور سوچتا ہے کہ اسے اب کس چیز کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ پینے کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ سونے کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ لیٹنے کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ ورزش کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ سیر کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے۔ کہ نہانے کی ضرورت ہے۔ غرض ایک دو درجن دفعہ ضرور وہ اپنے افعال کے متعلق غور کرتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جسم کی درستی کے متعلق کیا کرنا چاہیئے۔ لیکن

قوم کی درستی

کے متعلق وہ کبھی نہیں سوچتا۔ بلکہ سمجھتا ہے۔ کہ وہ آپ ہی آپ درست ہو جائیگی۔ اور اگر وہ کوئی غلط قدم اٹھا لیتی ہے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ اپنے آپ پر الزام لگائے کہ میں نے قومی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کیا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ قوم پر میں غصے کا اظہار کر دوں۔ اور عملی طور پر اس کی اصلاح کے لئے کچھ نہ کروں لیکن یہ درست نہیں۔ قومی درستی فردی درستی سے زیادہ توجہ چاہتی ہے۔ اور ہر فرد کی توجہ چاہتی ہے۔ اگر ہر فرد اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔ تو بعض حصوں میں نقائص پیدا ہو جائینگے۔ اور پھر وہ اتنے بڑھ جائیں گے۔ کہ ان کا دور کرنا فرد کے اختیار میں نہیں رہے گا۔ بلکہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ ان کا دور کرنا قوم کے اختیار میں بھی نہیں رہے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نظام چلانے کے لئے اسلام نے

خلافت کا سلسلہ

قائم کیا ہے۔ لیکن غلطی یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں یہ خلافت ہی کا ذمہ ہے۔ کہ وہ تمام کام کرے حالانکہ خلافت ہی کا یہ ذمہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کوئی ایک شخص ساری قوم کی اس رنگ میں اصلاح کر سکتا ہے۔ جب تک تمام افراد میں یہ روح نہ ہو کہ وہ قوم کی اصلاح کا خیال رکھیں۔ اور جب تک تمام افراد اس کی درستی کی طرف توجہ نہ کریں۔ اس وقت تک اصلاح کا کام کبھی بھی کامیاب طور پر نہیں ہو سکتا۔

قومی تعاون

ان کاموں کے پورا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔ جب تک قومی تعاون نہ ہو اس وقت تک اس فرض کو سر انجام نہیں دیا جا سکتا ایک فرد تو بات ہی کر سکتا ہے۔ پھر بعض کام ایسے ہوتے ہیں جو فرد کر ہی نہیں سکتا۔ مثلاً میں نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ

جماعت کی تنظیم

اور اس کے اثر کے نتیجہ میں بعض لوگ جماعت کا غلط استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ اور ہر بات کو لے کر دوڑ پڑتے ہیں۔ کہ اس کے متعلق فلاں کو کہیں۔ کہ وہ ہماری سفارش کر دے فلاں کو کہیں کہ وہ ہماری سفارش کر دے۔ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ ایسا مت کرو۔ مگر توجہ دلانے کے سوا میں اور کر ہی کیا سکتا ہوں۔ آخر یہ کوئی عمارت بنوانے کا تو سوال نہیں۔ کہ میں جماعت سے دس ہزار روپیہ چندہ لے کر عمارت بنوا دوں۔ یہ تو ایسا معاملہ ہے جو ہر فرد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور فرد کی زبان کو روکنا میرے اختیار میں نہیں۔ نہ اس کے دل کو کسی بات پر آمادہ کرنا میرے اختیار میں ہے۔ اگر کسی شخص کے اپنے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ اس قسم کی سفارشیں کرانا ایک

ذلیل ترین ذہنیت

کا مظاہرہ کرنا ہے۔ تو میں اس کے متعلق کیا کر سکتا ہوں۔ میں لوگوں کے ذہنوں میں تو گھس نہیں سکتا۔ یہ کام تو اگر کوئی کر سکتا ہے تو خدا ہی کر سکتا ہے یا اسی طرح مجھ میں یہ طاقت نہیں۔ کہ میں اس کی زبان پر بیٹھ جاؤں۔ اور کہوں کہ تو یہ لفظ نہیں بول سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بجائے

توکل علی اللہ

پیدا ہونے کے جماعت کی ذہنیت پست ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور بجائے خدا پر نظر پڑنے کے انسانوں پر نظر پڑنی شروع ہو گئی ہے۔ اور پھر ان کے معاملات اتنی اہمیت پکڑ جاتے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ اس کے لئے اگر جماعت کے بڑے سے بڑے شخص کو بھی سفارش کے لئے جانا پڑے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ

ہماری مجلس شوریٰ

میں کھڑے ہو کر ایک شخص نے اپنے کسی ذاتی معاملہ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ معاملہ اتنا اہم ہے۔ کہ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے خلیفۂ وقت کو خود گورنر کے دروازہ پر جا کر بیٹھ جانا چاہیئے حالانکہ خلیفۂ وقت چھوڑ ایک احمدی چوڑھے کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن دنیا کو اتنی اہمیت دے دی گئی ہے۔ اور دین کو اتنا ذلیل سمجھ لیا گیا ہے کہ تمام کاموں کے لئے دنیاوی کوششوں پر ہی انحصار رکھا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ پر توکل اور اس پر سچا ایمان دلوں میں سے اڑتا چلا جا رہا ہے میں نے جماعت کو بار بار توجہ دلائی ہے۔ کہ اس

مشرکانہ طریق

کو ترک کرو۔ اور خالص اللہ تعالےٰ پر اپنی نگاہ رکھو۔ لیکن بار بار توجہ دلانے کے باوجود ابھی تک جماعت کی توجہ اس طرف سے ہٹی نہیں۔ اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہفتوں اور مہینوں میں بیسیوں دفعہ لوگوں کی چٹھیاں آ جاتی ہیں۔ کہ فلاں کام ایسا ہے۔ جس کے لئے سفارش کی ضرورت ہے۔ فلاں شخص ایسا ہے جو ہمارا کام کر سکتا ہے۔ اس کے پاس ہماری سفارش کر دی جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں

خدا تعالیٰ کی محبت

دلوں میں سے کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور دنیا کی محبت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جو انسان یہ سمجھتا ہو کہ فلاں شخص کے ذریعہ میں نے سفارش کرالی تو کام بن جائے گا۔ اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی کس طرح پیدا ہو سکتی ہے جہاں تک عمل کا سوال ہے اُس کے نتیجہ میں تو انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے پر مجبور ہوتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ عمل خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ رستوں میں سے ایک راستہ ہے۔ جس پر میں چل رہا ہوں۔ لیکن سفارشیں ایسی چیز ہیں۔ جن کے نتیجہ میں

انسان کا دل

خدا تعالیٰ سے ہٹ جاتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ فلاں شخص ہی میرا کام کر سکتا ہے۔ اور جب کسی کے دل میں یہ خیال ہی پیدا ہو جائے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ہی کیوں کرے گا۔ دوسرے جن لوگوں کی طرف سفارش کا خیال ہوتا ہے۔ اُن پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ اور وہ بھی اس کے نتیجہ میں کئی قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کتنا ہی ذلیل سے ذلیل انسان ہو وہ

روز روز کی گداگری

برداشت نہیں کر سکتا۔ سفارشیں آخر کیا چیز ہیں سفارش کو دوسرے سے بھیک مانگنا ہے۔ اور کون انسان ایسا ہے۔ جو اس گداگری کو روزانہ برداشت کرتا چلا جائے۔ اگر دنیاوی طور پر ایک شخص اعزاز رکھتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارے کام کے لئے اگر وہ سفارش کر دے تو تم کامیاب ہو سکتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم اُسے رات اور دن گداگری پر مجبور کرتے ہو تم خیال کرتے ہو کہ صرف میں نے ہی سفارش کے لئے کہا ہے اگر میرا کام کر دیا گیا تو کونسی بڑی بات ہے حالانکہ جس طرح تم حاجتمند ہوتے ہو۔ اسی طرح اور ہزاروں لوگ حاجت مند ہوتے ہیں۔ اس وقت

ہماری جماعت

لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہزاروں آدمیوں کے دلوں میں وہی خواہش پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ جو کسی ایک آدمی کے دل میں اپنے کام کے متعلق پیدا ہوتی ہے مگر لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اُنہیں ہمیشہ اپنا ہی خیال رہتا ہے۔ دوسروں کا خیال اُن کے ذہن میں کبھی آتا ہی نہیں۔ مثلاً الف اگر با اثر آدمی ہے تو بار کہتا ہے کہ وہ میری سفارش کر دے۔ مگر بار کو کبھی خیال نہیں آتا کہ ج کو بھی سفارش کی ضرورت ہے۔ د کو بھی سفارش کی ضرورت ہے۔ ک کو بھی سفارش کی ضرورت ہے ق کو بھی سفارش کی ضرورت ہے ز کو بھی سفارش کی ضرورت ہے۔ حا کو بھی سفارش کی ضرورت ہے طا کو بھی سفارش کی ضرورت ہے۔ یا کو بھی سفارش کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اس کی سفارش

کرتا ہے تو باقیوں کی کیوں سفارش نہ کرے اور اگر وہ سب کی سفارش کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو جو شخص رات اور دن دوسروں کے دروازوں پر پھرتا رہے گا۔ اس کی اُن کے دلوں میں کیا عزت باقی رہ جائے گی جب وہ دیکھیں گے کہ اس کا کام ہی یہ ہے کہ لوگوں کے لئے مختلف افسروں کے دروازوں پر پھرتا رہے تو وہ سمجھیں گے کہ یہ بیہودہ آدمی ہے۔ اور اُن کی نگاہ میں وہ ذلیل ہو جائے گا۔ گویا دو ہی کام ہیں جو وہ کر سکتا ہے اور دونوں کا نتیجہ اچھا نہیں۔ یا تو سفارش کرے گا نہیں۔ اگر وہ سفارش نہیں کرے گا۔ اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ میں جماعت کے افراد کا کیوں کام کروں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ

جماعتی محبت

کے احساس سے اُس کا دل خالی ہو جائے گا۔ اور اگر وہ سفارش کرے گا۔ تب بھی اُس کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گا۔ کہ جماعت کی وجہ سے میں ذلیل ہو رہا ہوں اس صورت میں بھی اُس کا ایمان کمزور ہو جائے گا۔ یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں۔ جو خطرناک ہیں اور سفارش کرنے والے کو بھی بے ایمان بنانے والی ہیں ایک طرف سفارش کرانے والا خدا تعالیٰ پر توکل کو ترک کرتا ہے۔ اور اُس کی محبت اُس کے دل سے اُڑ جاتی ہے دوسری طرف جس کے پاس سفارش لے جاتا ہے وہ بھی اس کے نتیجہ میں بدعمل ہو جاتا ہے۔ گویا دونوں ہی بے دین بن جاتے ہیں۔ پھر تیسرا

خطرناک نتیجہ

اس کا یہ نکلتا ہے کہ وہ سفارش کرے یا نہ کرے اُس کے دل میں کبر پیدا ہونے لگتا ہے جس آدمی کے پاس تم سفارش کے لئے جاتے ہو اور کہتے ہو کہ میرا کام تم کرو۔ تمہارے بغیر اور کوئی شخص میرا یہ کام نہیں کر سکتا۔ اُس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہوتا ہے کہ تم ہی خدا کے قائم مقام ہو اور یہ چیز ایسی ہے جو اس کے دل میں کبر پیدا کر کے اُس کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے وہ دل میں پھولتا چلا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اب میں اتنا بڑا ہو گیا ہوں کہ میرے بغیر لوگوں کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اور آہستہ آہستہ وہ اپنا مقام ایسا سمجھنے لگتا ہے جو شاید نبی کو بھی حاصل نہیں ہوتا غرض یہ ایک

نہایت ہی گندی چیز

ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وجہ سے جماعت کے لوگوں کی خدا تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہٹ رہی ہے اور جماعت میں جو بڑے آدمی ہوتے ہیں۔ اُن کی بھی دین کی طرف رغبت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیتے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک بڑے مدبر ہو گئے یا ایک بڑے افسر ہو گئے یا ایک بڑے

جرنیل ہو گئے یا گورنمنٹ کے ایک سیکرٹری ہو گئے ہر قسم کی جماعتی پابندیوں سے آزاد ہو گئے ہیں اور اب ہم کو دین کے لئے کسی قسم کی

قربانی کی ضرورت

نہیں۔ تنخواہوں میں سے بڑے بڑے آدمی ایسے ہیں۔ جو چندہ ادا نہیں کرتے۔ اور دس فیصدی جو چندہ دیتے ہیں وہ بھی پورا چندہ نہیں دیتے اس کے مقابلہ میں غریب آدمی بھوکا مرے گا۔ مگر چندہ باقاعدہ دے گا۔ یہ فرق آخر کیوں ہے اور کیوں غریب اور کمزور چندوں میں باقاعدہ ہوتا ہے اور امیر آدمی چندوں میں سست بلکہ بعض دفعہ

چندوں کا تارک

ہوتا ہے۔ یہ فرق اسی لئے ہے کہ تم نے اُس بڑے کہلانے والے کو خدا بنا لیا ہے تم نے اُس کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ وہ بہت بڑا آدمی ہے۔ حالانکہ جماعت میں اُس کی ایسی ہی حیثیت ہے جیسے ایک احمدی چوڑھے اور چمار کی ہوتی ہے۔ مگر تم نے سفارشوں کے ذریعہ سے اُس کے دماغ کو پراگندہ کر کے بے ایمان کر دیا جس کی وجہ سے جماعتی ترقی رک گئی ہے۔ اور اب جماعت اُس سے اوپر ترقی نہیں کر رہی:۔

انبیاء کی جماعتیں

جہاں روحانیت میں ترقی کرتی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیوی لحاظ سے بھی اُن کو زیادہ سے زیادہ عروج حاصل ہوتا چلا جاتا ہے مگر جب اوپر کی چھت ہی ناکارہ ہو۔ تو نیچے والا اوپر نہیں اُٹھ سکتا کیونکہ ناکارہ چھت اُس کے راستہ میں روک بن جاتی ہے۔ ایک وقت تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کوئی تحصیلدار بھی احمدی ہو جاتا تو سمجھا جاتا کہ بڑا کمال ہو گیا ہے۔ پھر جماعت نے روحانیت میں ترقی کی اور اوپر کے عہدے دار ہماری جماعت میں شامل ہونے شروع ہوئے پھر ایسا زمانہ آیا کہ تحصیلداروں کے شامل ہونے کی کوئی اہمیت ہی نہ رہی۔ پھر جماعت کے لوگ روحانیت میں

اور اُوپر نکلے اور پھر اور اُوپر نکلے پھر اور اوپر نکلے اگر ایمان اسی طرح قائم رہتا اور روحانیت میں جماعت ترقی کرتی چلی جاتی تو بادشاہوں تک بھی یہ سلسلہ چلا جاتا۔ اگر بادشاہ بھی اس سلسلہ میں داخل ہوتے تو وہ سمجھتے کہ جماعت کے مقابلہ میں ہم ایک

حقیر فرد کی حیثیت

رکھتے ہیں۔ مگر جب جماعت نے بادشاہوں سے بہت نچلے درجہ والوں کو ہی خدا بنا لیا۔ تو خدا نے کہا تمہاری ترقی کا اتنا ہی میدان تھا۔ اس سے آگے اب تم ترقی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جب تم نے ان کو ہی خدا بنا لیا ہے۔ تو جب اس سے بھی اوپر کے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے تو پھر تم ان کو کیا بنا دو گے پس یہ

ایک غلط طریق

ہے جو اختیار کیا گیا ہے اور جماعت کی آئندہ ترقیات کے راستہ میں ایسے لوگوں نے سخت روکیں پیدا کر دی ہیں۔ میں ایسے لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ میں نہیں جانتا کہ باقی لوگ اُن کو خدا بناتے ہیں۔ یا خدا کے قریب قریب سمجھتے ہیں مگر میں تو اُن کو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ احمدی سے زیادہ وقعت نہیں دیتا۔ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو خدا تعالیٰ کی توفیق اور اسی کی مدد سے میں ایسے لوگوں کو اپنی جماعت میں سے اسی طرح نکال دوں گا۔ جس طرح دودھ کے پیالہ میں سے مکھی نکال کر پھینک دی جاتی ہے

ہر احمدی

خواہ وہ کتنے بڑے عہدہ پر فائز ہو جماعت کا ایک فرد ہے اور اس کو جماعتی تنظیم کے ایک پرزہ کے طور پر کام کرنا پڑے گا۔ اگر وہ اس طرح کام کرنے کے لئے تیار نہیں تو ہمیں اس کی ہرگز ضرورت نہیں اگر جماعت کے منافق اسے خدا بناتے ہیں تو صرف منافق ہی اسے خدا بناتے ہیں۔ مومن اسے خدا نہیں سمجھتے۔ اور عزت وہی ہوتی ہے جو خدا اور اس کے رسول اور اس کے مومن بندوں کی طرف سے حاصل ہوتی ہے بہر حال میں ایسے منافقوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ تم اپنی اصلاح کرو تم نے

خدا کے ساتھ مقابلہ

کیا ہے تم نے انسانوں کو خدا بنا لیا ہے۔ مثلاً تمہاری زبانوں سے بار بار یہ نکلتا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں ہی فلاں کام کر سکتے ہیں حالانکہ سلسلہ کے کام خدا تعالےٰ کرتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں یا دوسرے کسی نے کیا کرنے ہیں اور اگر وہ تمہارا ذاتی کام ہے تو سلسلہ کے پاس کیوں آتے ہو۔ تم اپنی نفسانی خواہشات کو اپنے پاس رکھو۔ تم سلسلہ کو کیوں تقوےٰ کے درجہ سے گرانے کی کوشش کرتے ہو۔ سلسلہ کے افراد کی بڑائی ان کے تقوےٰ اور ان کے اخلاص سے ہے جو سلسلہ کا اپنے آپ کو ادنےٰ خادم سمجھتا ہو وہ بڑا ہے جو نہیں وہ ہماری نگاہوں میں چھوٹا ہے مگر تم اپنی امیدوں کا آماجگاہ بنا کر اسے ابتلاء میں ڈالنا چاہتے ہو اور اس کے دل کو تکبر سے بھرنا چاہتے ہو اور اس کو بے ایمان بنانا چاہتے ہو۔

خوب سمجھ لو!

کہ سلسلہ کو ان لوگوں کی تو کیا بڑے بڑے بادشاہوں کی بھی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ آخر یہ لوگ جن کو تم بڑا سمجھتے ہو کیا ان سے بڑے بڑے بادشاہ دنیا میں موجود نہیں؟ پھر ہم نے ان کی کیوں پرواہ نہیں کی اور کیوں ہم نے ان سے بعض مواقع پر اختلاف کیا اسی لئے کہ ہم سمجھتے تھے کہ سچائی کو کسی صورت میں ترک نہیں کیا جا سکتا اگر وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں تو بے شک سمجھیں ہمیں سچائی اور صداقت کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہیں ہو سکتی۔ جب ہماری یہ حالت ہے تو یہ کتنی متضاد بات ہے کہ ایک طرف تو ہم بادشاہوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر وہ سچائی پر قائم نہیں تو ہمیں ان کی کوئی پرواہ نہیں دوسری طرف نہایت چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہماری جماعت کے بعض افراد

مشرکانہ افعال

میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان آدمیوں کی طرف ان کی نظر اٹھنی شروع ہو جاتی ہے جو دنیوی بادشاہوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے اور وہ خیال کرتے ہیں کہ انہی لوگوں کے ساتھ سلسلہ کی ترقی ہے نہ ان لوگوں کے ساتھ سلسلہ کی ترقی ہے اور نہ سلسلہ کو ان کی کوئی پرواہ ہے۔ اگر دنیوی طور پر بڑا کہلانے والے آدمی سلسلہ کے خادم ہیں اور جماعت کی ادنیٰ ادنیٰ ضرورتوں میں حصہ لیتے ہیں اور وہ خلافت کی غلامی اور اس کی اطاعت میں فخر محسوس کرتے ہیں تو وہ اور بھی بڑے ہو جائیں گے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اس جماعت نے تو بہر حال بڑھنا اور ترقی کرنا ہے لیکن وہ لوگ گریں گے اور ان کے گرنے میں تم میں سے بہت سے منافقوں کا حصہ ہوگا جنہوں نے ان کے دماغ خراب کر دئیے ہوں گے۔ بہر حال اب وقت آگیا ہے کہ اس نقص کی اصلاح کی جائے۔ میں اس وقت منافقوں کو مخاطب نہیں کرتا۔ منافق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آخر تک قائم رہے ہیں میں مومنوں کو کہتا ہوں کہ بڑائی وہی ہے جو

جماعت کی خدمت

کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ کوئی دنیوی بڑائی ہماری جماعت میں بڑائی نہیں۔ کوئی دنیوی ترقی ہماری جماعت میں ترقی نہیں۔ ہماری جماعت میں بڑائی اور ترقی صرف خدمت دین کے ساتھ وابستہ سمجھی جانی چاہئیے اور خدمت دین کا ہی رنگ اپنے ہر کام کو دینا چاہئیے۔ اور خدمت دین کے لحاظ سے ایک مالدار آدمی بھی بڑا آدمی ہو سکتا ہے لیکن جب وہ خدمت دین کی وجہ سے بڑا بنتا ہے تو اس کی وجاہت اور اس کی عزت اور اس کے مال و دولت سے ناجائز فائدہ اٹھانا درست نہیں ہو سکتا۔ یہ تو نہیں کہ اگر ظفر اللہ خاں حکومت پاکستان کے منسٹر ہیں یا پچھلی گورنمنٹ میں جج رہ چکے ہیں تو ان دنیوی عہدوں کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قرب کا حصول ان کے لئے ممنوع ہو گیا ہے یا ان کے علاوہ اگر کوئی اور بڑا افسر ہماری جماعت میں شامل ہے تو کیا خدا تعالےٰ نے اپنے قرب کے دروازے اس کے لئے بند کر دئیے ہیں۔ اگر اس کے دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہیں تو انہی دروازوں میں سے مالدار اور دنیوی لحاظ سے معزز آدمی گذر کر بھی بڑے سے بڑے ولی اور بزرگ ہو سکتے ہیں لیکن اگر ہم

روحانی نقطۂ نگاہ

سے ان کو بڑا نہ سمجھیں اور ان کی دنیوی وجاہت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم خود بھی بے ایمان بنتے ہیں اور ان کے ایمان کو بھی کمزور کرتے ہیں۔ ہم اگر ان کو بڑائی دیتے ہیں تو محض دینی لحاظ سے۔ چنانچہ جماعت میں جو بڑے آدمی ہیں ہم ان کو صرف اسی قدر بڑا سمجھتے ہیں جس قدر وہ دین کی خدمت کرتے ہیں۔ ہم ان کو اس لئے بڑا نہیں سمجھتے کہ دنیوی طور پر جماعت ان سے فائدہ اٹھا سکتی ہے بلکہ اس لئے بڑا سمجھتے ہیں کہ دینی طور پر خدا نے ان کو ایک درجہ دیدیا ہے اور اللہ تعالےٰ اپنے اپنے وقت میں ہر ایک سے دین کا کام لے لیتا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب اور اس میں کسی کے لئے جائے اعتراض نہیں ہو سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ غرباء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ امراء ہر قسم کی خدمتِ دین میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انہیں مالدار بنا دیا ہے۔ ہمیں بھی کوئی ایسا طریق بتائیے جس سے ہم ترقی کر سکیں اور اپنے امیر بھائیوں کی طرح

اللہ تعالےٰ کی رضا

اور اس کی خوشنودی سے حصہ لے سکیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ تینتیس دفعہ تسبیح و تحمید اور چونتیس دفعہ تکبیر کہہ لیا کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے امیر بھائیوں سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں چلے جاؤ گے۔ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے امیر بھائیوں کو منع کیجئے کیونکہ انہیں بھی پتہ لگ گیا ہے اور وہ بھی ایسا کرنے لگے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل کے دروازہ کو بند کرنے والا کون ہوں۔ اگر وہ بھی تسبیح و تحمید اور تکبیر کرنے لگے ہیں۔ اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے دولت کے اعتبار سے ان کو ایک زائد فضیلت بھی عطا فرما دی ہے اور وہ خدمت دین میں دوسروں سے زیادہ حصہ لیتے ہیں تو یہ خدا تعالےٰ کا ان پر فضل ہے اس کو کون شخص روک سکتا ہے۔ پس اگر وہ احمدی جس کو خدا تعالےٰ نے دولت اور عزت اور رتبہ عطا فرمایا ہے اپنی دولت اور عزت اور رتبہ کے ساتھ نمازوں کی بھی پابندی کرتا ہے۔ تبلیغ میں بھی حصہ لیتا ہے۔ چندوں میں بھی باقاعدگی اختیار کرتا ہے تو وہ یقیناً باقی

جماعت کا سردار

ہے مگر اس لئے نہیں کہ وہ وزیر ہے، اس لئے نہیں کہ وہ ڈپٹی کمشنر ہے، اس لئے نہیں کہ وہ نواب ہے، اس لئے نہیں کہ وہ جرنیل ہے، اس لئے نہیں کہ وہ کسی اور اعلےٰ عہدے پر متمکن ہے بلکہ اس لئے کہ وہ دین میں بھی بڑھ گیا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ اسلام میں اچھے لوگ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہی اچھے ہیں جو عرب قوم میں اچھے ہوا کرتے تھے بشرطیکہ وہ دین میں بھی حصہ لیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا بھی اچھی چیز ہے مگر الٰہی سلسلوں میں دنیوی وجہ سے کوئی شخص بڑا نہیں سمجھا جاتا بلکہ

دینی خدمات

کی وجہ سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ یہ چیز جب تک جماعت اپنے اندر پیدا نہیں کرے گی اس وقت تک موجودہ معیار سے اس کا قدم اونچا نہیں اٹھ سکتا۔ تم لاکھ شور مچاؤ۔ ہزار تدبیر یں کرو۔ اوپر کی ترقیات تم کو نہیں مل سکتیں کیونکہ نچلی ترقیات تک پہنچنے والوں کو ہی تم نے خدا بنا لیا ہے۔ جب تک ان ترقیات کو تم اپنی نظروں سے گرا نہیں دو گے جب تک تم اس یقین پر قائم نہیں ہو گے کہ تمہاری کامیابی کے راستے صرف خدا نے کھولنے ہیں کسی انسان نے نہیں اور جب تک تم ان بڑے لوگوں کو خدائی کے درجہ سے نیچے نہیں گراؤ گے اس وقت تک تم کبھی اوپر نہیں جا سکو گے کیونکہ تم نے خود اپنے لئے ترقی کا ایک آخری معیار مقرر کر لیا ہے۔ دنیا میں ہر شخص اپنے لئے ایک درجہ مقرر کیا کرتا ہے اور جتنا درجہ وہ اپنے لئے مقرر کر لیتا ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر اللہ تعالےٰ اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ

مومنوں کو نصیحت

کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ فاستبقوا الخیرات تم نیکیوں میں بڑھو اور نیکیوں کے درجوں کو اور بھی بلند کرتے چلے جاؤ۔ دنیا کے شہنشاہ بھی اگر احمدیت میں داخل ہوتے ہیں تو تم یہ سمجھو کہ ان بادشاہوں کو اتنی ہی عزت حاصل ہے جتنی وہ دین میں ترقی کرتے ہیں۔ اگر وہ ادنےٰ درجہ کی ترقی کرتے ہیں تو وہ ادنےٰ درجہ کے آدمی ہیں۔ اگر وہ درمیانی درجہ تک پہنچتے ہیں تو وہ درمیانی درجہ کے آدمی ہیں اور اگر وہ اعلےٰ درجہ کی قربانیاں کرتے ہیں تو وہ اعلےٰ درجہ کے مومن ہیں۔ جب تک تم اس نقطۂ نگاہ سے دنیا کے بڑے آدمیوں کو دیکھتے رہو گے دنیا کی کوئی ترقی تمہارا آخری مقصد اور منتہےٰ نہیں ہوگی۔ اور تمہارے لئے اللہ تعالےٰ ہر قسم کی بڑائی اور ترقی اور عزت کے دروازے کھولتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر کسی موقعہ پر تم دنیا داری کی وجہ سے لوگوں کو فضیلت دو گے یا تمہاری نظریں ان کی طرف اٹھنی شروع ہو جائیں گی اور تم یہ سمجھو گے کہ ان کے ذریعہ سے ہی ہمیں اپنا قدم اونچا اٹھانے کی توفیق مل سکتی ہے تب وہی خدا تعالےٰ کی نظروں میں تمہارا آخری مقصد ہوگا اور تم اس سے اوپر ترقی نہیں کر سکو گے۔ پس اپنی غلطیوں کی وجہ سے سلسلہ کی ترقی میں روک مت بنو۔ سلسلہ کی ترقی ان افراد کی وجہ سے نہیں جن کو تم بڑا سمجھتے ہو۔ الٰہی سلسلوں کو ترقیات اور

خدائی تائیدات

کسی فرد کی وجہ سے نہیں بلکہ قوم کی وجہ سے

حاصل ہؤا کرتی ہیں اور تمہارے لئے جو ترقی کے راستے اللہ تعالےٰ نے کھول رکھے ہیں ان پر چلنے اور ان اعلےٰ مقامات کو حاصل کرنے کا مادہ اس نے خود تمہارے اندر پیدا کیا ہؤا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

ایک الہام

ہے کہ " حق اولاد در اولاد " یعنی اے مسیح موعودؑ ہم نے تمہاری اولاد کا حق خود اولاد کے اندر رکھ دیا ہے۔ اگر وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے تو ترقی کر جائیں گے اور اگر وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے بلکہ سمجھیں گے کہ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم مسیح موعودؑ کی اولاد میں شامل ہیں اور خدمت دین کے بجا لانے میں کوتاہی کریں گے تو انہیں انعام نہیں بلکہ عذاب ملے گا اور وہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی کے مورد ہوں گے اسی طرح

جماعت کا حق

خدا نے جماعت کو دیدیا ہے اور اس کی ترقی کی تمام قابلیتیں اس نے خود جماعت کے اندر پیدا کر دی ہیں۔ پس بجائے دوسروں پر سہارا لینے کے تم اپنے اس وقت کو استعمال کرو اور تمام اعزاز اور تمام بڑائی اور تمام ترقی محض دین کے ساتھ وابستہ سمجھو۔ دنیا تمہاری نگاہ میں اتنی گری ہوئی چاہیئے کہ اگر کسی شخص میں دین نہ ہو اور صرف دنیوی لحاظ سے وہ بڑا سمجھا جاتا ہو تو اس کی تمہاری نگاہ میں اتنی بھی حیثیت نہیں ہونی چاہیئے جتنی ایک مرے ہوئے چوہے کی ہوتی ہے۔ پس مت سمجھو کہ سلسلہ کی ترقی یا تمہاری ترقی دوسروں کی امداد اور سفارشوں پر منحصر ہے۔ تمہاری ترقی محض خدا تعالےٰ کے ساتھ وابستہ ہے اگر تم اپنے اندر یہ تغیر پیدا کر لو تو امراء بھی محسوس کریں گے کہ صرف امارت کی وجہ سے ان کا اس جماعت میں کوئی ٹھکانا نہیں اس کے بعد

دو صورتوں میں سے ایک صورت

ضرور پیدا ہوگی یا تو وہ اس سلسلہ کو چھوڑ دیں گے اور اگر وہ اس سلسلہ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے تو اس میں بھی ہمارے لئے خوشی ہے ہم کہیں گے الحمدللہ! ان وجودوں سے اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو نجات دی اور یا پھر وہ اپنی امارت کو بھول کر دین کی سچی غلامی اختیار کر لیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اس درگاہ میں بندگی کے بغیر چارہ نہیں اور اس صورت میں بھی ہمارے لئے خوشی ہے کیونکہ اس کے بعد وہ سچے مومن بن جائیں گے اور جماعت کا ایک مفید جزو اور ہمارے بھائی اور معاون ہو جائیں گے۔ لیکن اگر تم ان کو خدا بنا تے چلے گئے تو تم اپنے ایمان کو بھی ضائع کرو گے اور انکے ایمان کو بھی ضائع کرو گے وہ بھی تباہ ہونگے اور تم بھی تباہ ہو گے نہ ان سے دین کو کوئی فائدہ ہوگا اور نہ تم سے دین کو کوئی فائدہ ہوگا۔ خدا نے اپنے دین اور سلسلہ کو تو بہر حال ترقی دینی ہے اور اس کے فضل سے یہ جماعت بڑھے گی اور ترقی کرے گی مگر پھر تم لوگ وہ نہیں ہو گے جن کے ہاتھ سے

خدا تعالیٰ کی بادشاہت

کا دروازہ کھلنے والا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت کا دروازہ کھولنے والے کوئی اور لوگ ہوں گے :

ربوہ میں مستقل رہائش کے خواہش مندوں کو مژدہ

نظارت بیت المال کے ماتحت چند اسامیاں کلرکوں کی خالی ہیں جن کے پر کرنے کے لئے موزوں احمدی امیدواروں کی ضرورت ہے۔ امیدوار میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ تنخواہ ۵۰-۲-۳۰ روپے۔ اس کے علاوہ /۱۴ روپے مہنگائی الاؤنس اور لاہور الاؤنس دس روپے سے بیس روپے تک مطابق تو اعد ملے گا۔ ایک سال کے بعد کام تسلی بخش ہونے کی صورت میں مستقل کر دیا جائے گا۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نئے مرکز میں مستقل رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے بہترین موقعہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔ درخواستیں ۳۰/۱۱/۴۸ تک مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ بھیجی جائیں۔ میٹرک فیل اور پنشنرز اصحاب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

نظارت بیت المال

سلطان احمد ولد دین محمد کہاں ہیں؟

مسمی سلطان احمد ولد دین محمد صاحب سکنہ نواں پنڈ احمد آباد متصل قادیان قریباً چار ماہ سے گھر سے غیر حاضر ہیں۔ ان کے والد صاحب آجکل سخت بیمار ہیں۔ لہٰذا اگر وہ اس اعلان کو دیکھیں یا سنیں تو فوراً گھر پہنچ جائیں۔

خاکسار اقبال احمد پسر چوہدری اسماعیل صاحب جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان نکاح

میری لڑکی راضیہ صدیقی کا نکاح جناب حافظ عبد السلام صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے ۳ اکتوبر کو میرے بھتیجے عزیزم شاکر علی صاحب (پروپرائٹر بابر شو کمپنی ۱۱ میکلوڈ روڈ لاہور) کیساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب خیر و برکت ہو۔ آمین

ذوالفقار علی خان گوہر ۱۱۲/۷ ایبٹ روڈ لاہور

اللہ دتہ قوم ارائیں سکنہ کھوکلا کہاں ہیں؟

اللہ دتہ قوم ارائیں سکنہ کھوکلا متقامہ کا مہنوان تحصیل گورداسپور ضلع گورداسپور جو قادیان میں محصول چنگی پر کام کرتے تھے فسادات کے ایام سے اب تک لاپتہ ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں یا اور کوئی صاحب ان کو جانتے ہوں کہ وہ کہاں ہیں تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار اقبال احمد پسر چوہدری اسماعیل صاحب ساکن نواں پنڈ احمد آباد متصل قادیان۔ حال دفتر ناظر اعلےٰ جودھامل بلڈنگ لاہور

ولادت

میرے لڑکے سید مسعود احمد شاہ بخاری کو جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ نومولود والدین کے زیر سایہ پرورش پا کر دینی و دنیوی ترقیات کا حامل قرار پائے نیز خادم دین اور احمدیت کا درخشندہ گوہر بنے آمین ثم آمین۔ عاجز غلام حسین ویٹرنری اسسٹنٹ آفیسر قدیم پولیس لائن بنگلہ رہائش بھوپال

دعائے مغفرت

میرے تایا زاد بھائی و بہنوئی صوبیدار مظفر خاں صاحب برہما فرنٹیئر فورس میں دوران جنگ ۱۹۴۲ء سے مفقود الخبر تھے مگر ان کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ صرف زخمی ہونے کی اطلاع تھی۔ ۴۸-۱-۷ کو گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی وفات ایسی حالت میں ہوئی ہے کہ جنازہ کسی نے نہیں پڑھا۔ اس لئے درخواست ہے کہ ان کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے۔

خاکسار غلام مصطفےٰ میو ہسپتال لاہور

(۲) خاکسار کی اہلیہ مسماۃ عائشہ بی بی بتاریخ ۱۱/۸/۴۸ بروز جمعرات اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ ہونے کے علاوہ بہت سی خوبیوں کی وارث تھی جملہ احباب دعائے مغفرت فرمائیں خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

خاکسار سید حیدر شاہ احمدی از مونگ ضلع گجرات

پتہ مطلوب ہے

غلام علی ولد روڈے خان احمدی راجپوت سکنہ مہٹیانہ ضلع ہوشیارپور جہاں کہیں بھی ہوں یا کسی دوست کو انکا علم ہو تو عاجز کو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ خاکسار نور احمد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور

ضروری اعلان

حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کی تقسیم ترکہ کا معاملہ زیر غور ہے۔ اس لئے اگر کسی صاحب نے مرحوم سے قرض لینا یا دینا ہو تو وہ بیس روز تک اطلاع دیدیں۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

حکیم محمد ابراہیم صاحب خلیل پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں عرض ہے کہ درد دل سے ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خاکسار قریشی محمود الحسن قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا۔

(۲) خاکسار چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شمس الدین جالندھری مولوی فاضل مدرس تعلیم الاسلام سکول گھٹیالیاں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں! مینجر

سائنس اور ٹیکنیکل اصطلاحات میں یگانگت پیدا کرنے کی تجویز!

لنڈن ۲۵ نومبر۔ ایک اسکیم تیار کی جا رہی ہے۔ جس کی رو سے عربی زبان میں سائنس اور ٹیکنیکل اصطلاحات میں یگانگت پیدا کی جائے گی عراق کی سائنس کی انسٹی ٹیوٹ کے صدر اور فواد اول کی عربی زبان کی انسٹی ٹیوٹ کے ممبر شیخ محمد ریاض النفیسی عربی زبان کی انسٹی ٹیوٹ کے آئندہ اجلاس میں اس سکیم کو پیش کریں گے۔

شیخ موصوف جو تجویز پیش کریں گے۔ اس کی رو سے تمام عرب ممالک کے ممبران کی ایک سب کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس کمیٹی کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ تمام سائنس اور ٹیکنیکل اصطلاحات میں یگانگت پیدا کرے تاکہ تمام عرب ملکوں میں ایک لفظ کا استعمال ہر جگہ یکساں مطلب ادا کر سکے۔ (اسٹار)

دنیا میں ربڑ کی پیداوار کا ریکارڈ

لنڈن ۲۵ نومبر۔ اس سال ستمبر کے مہینے میں دنیا کی ربڑ کی پیداوار کا ریکارڈ قائم کیا گیا ہے اس مہینے میں کل ۱۴۵۰۰۰ ٹن ربڑ پیدا ہوئی یہ مقدار پچھلے ماہ کی پیداوار سے ۱۳۰۰۰ ٹن زیادہ تھی۔

قدرتی ذرائع سے ۱۹۴۸ء کے پہلے ۹ ماہ کے عرصہ میں ۱۲۲۵۰۰۰ ٹن ربڑ پیدا ہوئی ۱۹۴۷ء کے بالمقابل عرصے کی نسبت اس سال کی پیداوار ۲۱۰۰۰۰ ٹن زیادہ ہے۔ اس پیداوار کا اکثر حصہ انڈونیشیا سے آیا ہے جہاں کے ۴۰۰۵۱۰ ٹن ربڑ پیدا ہوئی ہے ملایا نے ۶۴۰۰۰۰ ٹن ربڑ پیدا کی (اسٹار)

پاکستانی طالب علم برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کے صنعتی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے

کراچی ۲۵ نومبر۔ صنعتی ترقی کے ماہر کرنل اے رجے۔ اے کیمپ نے تین صنعتی اداروں کے قیام کی اسکیم تیار کی تھی۔ یہ صنعتی ادارے آج کل کراچی حیدر آباد اور سکھر میں بنائے جا رہے ہیں۔ آپ کراچی میں برطانیہ کے صنعتی مرکزوں کا طویل دورہ کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔

آج اسٹار کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لئے بہت وسیع میدان ہے۔ خاص طور پر قالین۔ اون۔ کپاس۔ چمڑے اور کھالیں اور اس قسم کی دیگر خام اشیاء کی برطانیہ کے کارخانہ داروں کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے کارخانہ دار طویل عرصہ کے لئے ان اشیاء کو وسیع پیمانے پر خریدنے اور معاہدہ کرنے کیلئے تیار ہیں

کرنل کیمپ نے کہا۔ کہ برطانیہ میں عام طور پر پاکستان کے ساتھ گہرے تجارتی تعلقات قائم کرنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ اور اہل برطانیہ پاکستان میں کافی سرمایہ لگانے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ پاکستان کے متعلق تازہ ترین صنعتی اعداد و شمار کی عدم موجودگی پاکستان میں بیرونی ممالک کے سرمایہ کے داخلے کی راہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا وہ یہ نہیں جانتے کہ پاکستان میں وہ کس سے ملیں اور کس طرح کام شروع کریں"

کرنل کیمپ نے کہا کہ جب تک پاکستان بیرونی ممالک کے لئے مفصل تجارتی معلومات مہیا نہیں کرے گا۔ اس وقت تک پاکستان کی صنعتی ترقی سست اور غیر منظم رہے گی۔ برطانوی کارخانہ داروں کو اس بات کے علم سے بہت مسرت ہوئی ہے۔ کہ پاکستان صنعتی ادارے قائم کر رہا ہے وہ پاکستان کو صنعتی ترقی کی خاطر امداد دینے کے لئے تیار ہیں

کرنل کیمپ پاکستان کے ۱۲ طالب علموں کے لئے انگلستان میں صنعتی تعلیم کے حصول کا انتظام کر کے آئے ہیں۔ یہ طالب علم برطانیہ کے بورڈ آف ٹریڈ کے صنعتی اداروں میں موجودہ نئی طرز کی صنعتوں کی تعلیم کا علم حاصل کریں گے (اسٹار)

فلسطین میں شام کیلئے نئے ٹکٹ

دمشق ۲۶ نومبر: شام کے وزراء کی کونسل نے ایک نئے ٹکٹ کی منظوری دیدی ہے جس کی رو سے شام میں ایک نیا ٹکٹ جاری کیا جائے گا اس ٹکٹ کی فروخت سے جو آمدنی ہوگی فلسطین کے امدادی فنڈ میں جمع کر دی جائے گی۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی حکومت کو سمٹس کا انتباہ

کیپ ٹاؤن ۲۵ نومبر متحدہ پارٹی کی قومی کانگریس کا افتتاح کرتے ہیں فیلڈ مارشل سمٹس نے یہ تنبیہ کی کہ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت میں جلد تبدیلی واقع نہ ہوئی تو آریج فری اسٹیٹ کی سونے کی کانوں کی ترقی بہت سالوں تک کے لئے التواء میں پڑ جائے گی۔ یہ علاقہ سونے کی کانوں کے لئے بہت ہی زرخیز ہے۔ انہوں نے کہا اس علاقے کی ترقی کیلئے ......۱ پونڈ کی ضرورت ہے۔ لیکن کیونکہ دنیا کو جنوبی افریقہ کی حکومت پر اعتماد نہیں ہے اسلئے ضروری سرمایہ ملک میں نہیں آرہا۔ (اسٹار)

ڈنمارک کی حکومت سے لام بندی کی منظوری دے دی!

کوپن ہیگن ۲۵ نومبر۔ ڈنمارک کی حکومت نے از سر نو لام بندی کے لئے کافی رقم کی منظوری دے دی ہے۔ بیرونی ممالک سے اسلحہ کی خریداری کے سلسلے میں جٹ لڑاکا ہوائی جہاز اور کثیر تعداد میں لسر گنیں برطانیہ سے خریدی جائینگی۔ ڈنمارک کا ایک وفد عنقریب لندن جائیگا اور وہاں اسلحہ کی خرید کے متعلق مذاکرات کرے گا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ہوابازوں کو تربیت دینے میں شاہی ہوائی بیڑے کی امداد بھی حاصل کی جائے گی۔

ڈنمارک کو جٹ ہوائی جہازوں کی پہلی قسط مارچ کے مہینے میں ملے گی۔ ڈنمارک کافی تعداد میں طیارہ شکن توپیں اور دیگر اسلحہ سویڈن سے بھی خریدے گا۔ (اسٹار)

آزاد کشمیر کی مدد کرنیوالے اصحاب محتاط رہیں

لاہور ۲۵ نومبر آزاد کشمیر گورنمنٹ کے پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کو اطلاع ملی ہے کہ بعض اشخاص آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نام پر چندہ وصول کرتے ہیں چونکہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے کسی شخص کو چندہ جمع کرنے کے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ اس لئے مطلع کیا جاتا ہے کہ کسی شخص کو آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نام پر چندہ نہ دیا جائے چندہ یا امداد دینے والے احباب آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نام پر روپیہ آسٹریلیشیا بنک میں جمع کرا دیں۔

کیا نواب معین نواز جنگ حیدرآباد واپس آنے کے خواہشمند ہیں؟

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ یہاں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ حیدرآباد کے سابق وزیر خارجہ نواب معین نواز جنگ جنہوں نے ہندوستان کے خلاف اقوام متحدہ میں ریاست کے وفد کی قیادت کے فرائض انجام دئے تھے نے حال ہی میں نظام کو ایک خط لکھا ہے اس خط میں انہوں نے نظام سے مکمل وفاداری کا اظہار کیا ہے اور حیدرآباد واپس آنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے نظام کو اس بات کا بھی یقین دلایا ہے کہ جو رقم ان کے سپرد کی گئی تھی۔ وہ بالکل محفوظ ہے۔

اس خبر میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نظام نے ان سے کہا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے واپس آجائیں اس دوران میں میر لائق علی کے کابینہ کے تمام ممبران اپنے اپنے گھروں میں بدستور مقید ہیں (اسٹار)

اٹلی میں مزدوروں کی قابلِ رحم حالت

روم ۲۵ نومبر۔ اٹلی میں مزدوروں کی حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے کیونکہ مزدور ان کارخانہ داروں پر اپنی ملازمت کے قیام کا زور دے رہے ہیں۔ جو ان کو ملازم رکھنا نہیں چاہتے۔

نووی کے مقام پر تین کسانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ ان کو مزدوری کے لئے مقرر نہیں کیا گیا تھا تاہم ان لوگوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کو کام پر لگایا جائے۔ اس ضلع میں اس قسم کے چودہ مزید واقعات ہوئے ہیں۔

سسلی میں بے کار لوگوں پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ وہ مالدار زمینداروں کا اغوا کر لیتے ہیں اور اس زمیندار کے خاندان کے لوگوں کو دھمکی آمیز خط لکھتے ہیں۔ اور زمیندار کی رہائی کے لئے لاکھوں لیرا کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (اسٹار)

جنوب مشرقی ایشیا کی ہوابازی کی کانفرنس

نئی دہلی ۲۵ نومبر جنوب مشرقی ایشیا کی ہوابازی کی کانفرنس کا اجلاس کل نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ اس جلسے میں ہندوستانی وفد کے لیڈر اور ہندوستان کے محکمہ سول ایوسی ایشن کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر این۔ سی گھوش کو صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔

پاکستان کے وفد کے لیڈر مسٹر محمد اسمٰعیل اور فرانسیسی وفد کے لیڈر مسٹر ہیگو ہنو کو علی الترتیب اوّل اور دوم نائب صدر مقرر کیا گیا ہے حالات کا جائزہ لینے والی کمیٹی نے اپنا کام ۲۲ نومبر کو شروع کیا تھا اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ کانفرنس نے ہوائی مستقروں ہوائی راستوں اور میدانی امداد، ہوائی مواصلت کے کنٹرول مواصلات موسم کے حالات کی معلومات اور تحقیقات اور امداد، ہوائی مواصلت کے کنٹرول، مواصلات، موسم کے حالات کی معلومات*

* اور تحقیقات اور امداد کے مختلف شعبوں کے لئے سب کمیٹیاں مقرر کیں۔ آج سے سب کمیٹیاں اپنا کام پٹیالہ ہاؤس میں شروع کر دینگی ریڈیائی اطلاعات کے ممبروں کے مقرر کئے جانے کا کام مواصلات کی سب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

اُردو کو تعلیم کے ہر شعبے میں انگریزی کی سی اہمیت دے دینی چاہیئے

پنجاب سینٹ ہال میں یونیورسٹی اُردو مجلس کا افتتاح

لاہور ۲۵ نومبر۔ آج مغربی پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں یونیورسٹی اُردو مجلس کا افتتاح کرتے ہوئے یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے کہا اگر دوسری علمی و ادبی انجمنوں کی طرح اسے بھی بننا۔ کچھ دیر کام کرنا اور پھر سست پڑ جانا ہے تو میں کہوں گا کہ اس کا قیام لاحاصل ہوگا۔ ہمارے سامنے اُردو کی خدمت کے سلسلے میں بڑے اہم مسائل ہیں۔ اور مجھے امید ہے یہ انجمن اُن تمام اہم مسائل کو حل کرنے میں نہایت مستعدی سے حصہ لیگی۔ اور بہت جلد رسم الخط میں ایسی تبدیلی کر دی جائے گی۔ جس سے پاکستان کا زمان اور رسم الخط کے لحاظ سے بھی دوسرے اسلامی ممالک سے رشتہ مودت استوار رہے۔

اس افتتاحی اجلاس کی صدارت مسٹر جسٹس عبدالرحمان آئی۔ سی۔ ایس نے فرمائی۔ تقریر کے بعد شیخ سر عبدالقادر نے اُردو زبان کو ترقی دینے کے طریقوں اور ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے کہا میرے خیال میں یونیورسٹی کو اس سلسلے میں سب سے پہلا یہ قدم اُٹھانا چاہیئے کہ وہ تمام معلمین اور متعلمین کے یہ ذہن نشین کرا دے کہ اب اُردو کا مقام انگریزی کا سا ہے اور وہ جس قدر انگریزی زباندانی پر فخر محسوس کیا کرتے تھے۔ اسی قدر فخر اب انہیں اپنی زبان میں پیدا کرنا چاہیئے۔ لاطینی رسم الخط کو رائج کرنا چاہیئے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے میں اُردو کو بہت جلد لازمی مضمون قرار دے دینا چاہیئے۔ اور مشرقی زبانوں کے اساتذہ کی تنخواہیں معقول ہونی چاہئیں۔ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہمارے مخیر حضرات کی توجہ یونیورسٹی کی مالی امداد کی طرف مبذول کرائی جائے

سر شیخ عبدالقادر کے بعد میاں بشیر احمد (ہمایوں) نے پنجاب یونیورسٹی میں اُردو کے مستقبل کے موضوع پر ادبی دُنیا کے مدیر اعلیٰ مولوی صلاح الدین احمد شیخ عبدالقادر کی انشاپردازی پر اور جسٹس عبدالرحمان نے تقریریں کیں۔ اور جلسے کے آخر میں خواجہ محمد شفیع نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا مجلس کے عہدیداروں کا باقاعدہ انتخاب ہونے تک شیخ عبدالقادر کو صدر اور سید عبداللہ کو جنرل سکریٹری مقرر کیا گیا۔

سب سے لمبی سیدھی ریلوے لائن

ملبورن ۲۵ ستمبر۔ آسٹریلیا نے دعویٰ کیا ہے کہ اُس کے یہاں دُنیا کی سب سے لمبی سیدھی ریلوے لائن موجود ہے جنوبی آسٹریلیا میں یہ ریلوے لائن ۳۵۰ میل لمبی ہے اور اس علاقے میں سے گذرتی ہے جہاں نہ تو کوئی پہاڑی ہے۔ اور نہ ہی کوئی وادی ہے نہ ہی وہاں درخت میں اور نہ ہی کوئی شہر ہے۔ دوسرے درجے پر سب سے زیادہ سیدھی اور لمبی ریلوے لائن جنوبی امریکہ میں ہے۔ اس کی لمبائی ۲۰۵ میل ہے۔ تیسری درجے پر سیدھی اور لمبی ریلوے لائن نیو ساؤتھ ویلز آسٹریلیا میں ہے اس کی لمبائی ۱۲۵ میل ہے (اسٹار)

اقوام متحدہ کی تعلیمی جماعت کی ممبر خاتون احتجاج کے طور پر مستعفی ہوگئیں

دمشق ۲۵ نومبر۔ شام کی مشہور مصنف کلک تا زری نے اقوام متحدہ کی تعلیمی جماعت کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے استعفیٰ کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ کانفرنس پر چند ایک سیاسی نظریات کا اثر ہے اور عرب دُنیا کے موجودہ واقعات کا بالکل لحاظ نہیں رکھا جا رہا ہے (اسٹار)

دیہات میں پیلوڈرین کی تقسیم کا انتظام

لاہور ۲۵ نومبر بعض اخبارات میں شکایت کی گئی ہے کہ بعض علاقوں میں ملیریا کی دوائی پیلوڈرین کونین وغیرہ اچھی طرح تقسیم نہیں کی گئی۔ اس کے متعلق تحقیقات جاری ہے اس اثنا میں عوام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ دیہاتی علاقوں میں ملیریا کے مریض حسب ذیل ذرائع سے دوائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۱) ڈسٹرکٹ میڈیکل افسر سے اور اس کے ماتحت کام کرنے والے عملہ سے جس کی تفصیل یہ ہے اسسٹنٹ میڈیکل افسر۔ سب اسسٹنٹ ہیلتھ افسر۔ سینٹری انسپکٹر سینٹری سپروائزر۔ سینٹری پیٹرول دفع ملیریا کے یونٹ مثلاً انٹوموجیکل اسسٹنٹ اور ملیریا سپروائزر۔ ٹیکوں کے سپرنٹنڈنٹ۔ ٹیکہ لگانے والے جو تحصیل کے صدر مقام میں موجود ہوتے ہیں۔ اور ہیلتھ سنٹروں کے انچارج خواتین۔

(۲) ہر ضلع کے پرائمری اور لوئر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹروں سے

(۳) محکمہ مال کے عملے سے

(۴) ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں سے

(۵) امداد باہمی کی انجمنوں کے انسپکٹروں سب انسپکٹروں اور اسسٹنٹ رجسٹراروں سے۔

(۶) دیہاتی ڈسپنسریوں کے ڈاکٹروں سے۔

انکے علاوہ کئی اضلاع میں فوجی رضاکاروں اور مسلم لیگ کارکنوں کو بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں نے بخار کی دوائی تقسیم کرنے پر مامور کیا ہے۔